عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۳ تا ۱۹ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۳

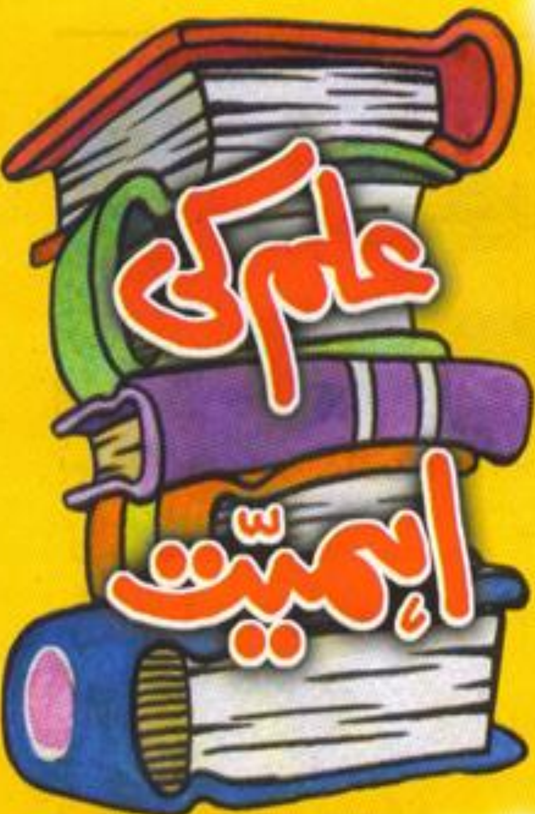

علم کی اہمیت

عقیدۂ ختمِ نبوّت

سچے مسلمان کی پہچان

خصائصِ سیّد الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

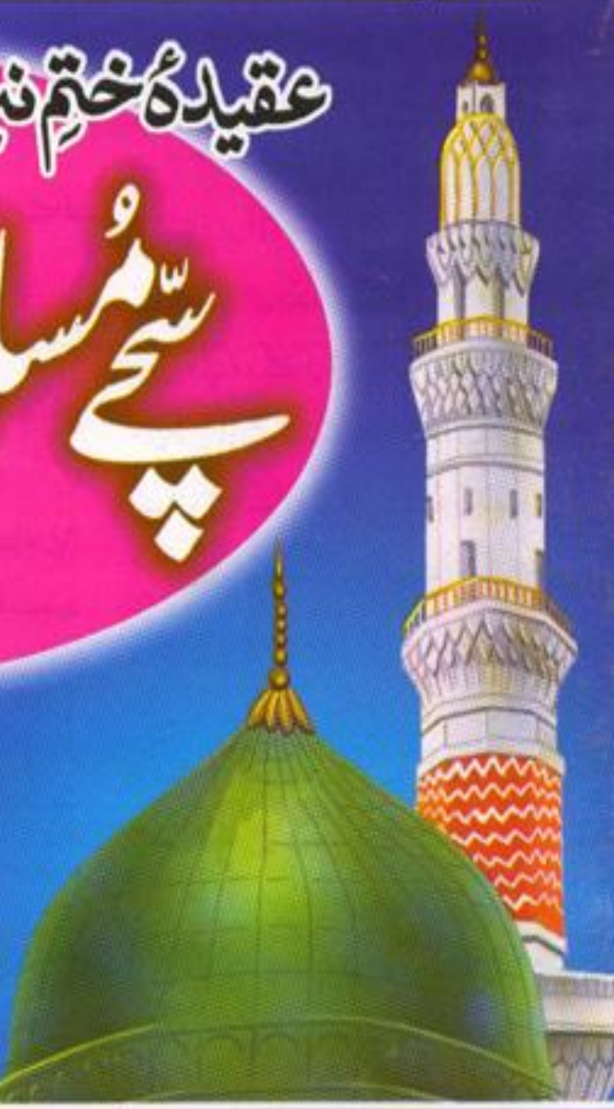

رضائے الٰہی کے حصول کا مؤثر ترین ذریعہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

دجال کا خروج اور اس کے فتنہ وفساد کی تفصیلات:

س:...... آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے بارے میں حدیث کے حوالے سے ''ان کا حلیہ اور وہ آ کر کیا کریں گے'' لکھا تھا' اب مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی لکھ دیں تو مہربانی ہوگی:

س:...... ۱: خر دجال کا حلیہ حدیث کے حوالے سے بیان فرمائیں کیونکہ ہم نے لوگوں سے سنا ہے کہ وہ بہت تیز چلے گا' اس کی آواز کرخت ہوگی وغیرہ وغیرہ؟

س:...... ۲: کانا دجال جو اس پر سواری کرے گا' اس کا حلیہ کیا ہوگا؟

ج:...... دجال کے گدھے کا حلیہ زیادہ تفصیل سے نہیں ملتا۔ مسند احمد اور مستدرک حاکم کی حدیث میں صرف اتنا ذکر ہے کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا اور مشکوٰۃ شریف میں بیہقی کی روایت سے نقل کیا ہے کہ اس کا رنگ سفید ہوگا۔

دجال کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن میں اس کے حلیے' اس کے دعوی اور اس کے فتنہ وفساد پھیلانے کی تفصیل ذکر فرمائی گئی ہے۔ چند احادیث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱:...... رنگ سرخ' جسم بھاری بھرکم' قد پستہ' سر کے بال نہایت خمیدہ الجھے ہوئے' ایک آنکھ بالکل سپاٹ' دوسری عیب دار' پیشانی پر ''ک ف ر'' یعنی ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوگا جسے ہر خواندہ وناخواندہ مومن پڑھ سکے گا۔

۲:...... پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر ترقی کر کے خدائی کا مدعی ہوگا۔

۳:...... اس کا ابتدائی خروج اصفہان' خراسان سے ہوگا اور عراق وشام کے درمیان راستہ میں اعلانیہ دعوت دے گا۔

۴:...... گدھے پر سوار ہوگا' ستر ہزار یہودی اس کی فوج میں ہوں گے۔

۵:...... آندھی کی طرح چلے گا اور مکہ مکرمہ' مدینہ طیبہ اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین میں گھومے پھرے گا۔

۶:...... مدینہ میں جانے کی غرض سے احد پہاڑ کے پیچھے ڈیرہ ڈالے گا مگر خدا کے فرشتے اسے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ وہاں سے ملک شام کا رخ کرے گا اور وہاں جا کر ہلاک ہوگا۔

۷:...... اس دوران مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے اور مدینہ طیبہ میں جتنے منافق ہوں گے وہ گھبرا کر باہر نکلیں گے اور دجال سے جا ملیں گے۔

۸:...... جب بیت المقدس کے قریب پہنچے گا تو اہل اسلام اس کے مقابلے میں نکلیں گے اور دجال کی فوج ان کا محاصرہ کرلے گی۔

۹:...... مسلمان بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے اور اس محاصرہ میں ان کو سخت ابتلا پیش آئے گا۔

۱۰:...... ایک دن صبح کے وقت آواز آئے گی: ''تمہارے پاس مدد آ پہنچی'' مسلمان یہ آواز سن کر کہیں گے: مدد کہاں سے آسکتی ہے؟ یہ کسی پیٹ بھرے کی آواز ہے۔

۱۱:...... عین اس وقت جبکہ نماز فجر کی اقامت ہو چکی ہوگی' حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے شرقی منارہ کے پاس نزول فرمائیں گے۔

۱۲:...... ان کی تشریف آوری پر امام مہدیؓ (جو مصلے پر جا چکے ہوں گے) پیچھے ہٹ جائیں گے اور ان سے امامت کی درخواست کریں گے مگر عیسیٰ علیہ السلام امام مہدیؓ کو حکم فرمائیں گے کہ نماز پڑھائیں کیونکہ اس نماز کی اقامت آپ کے لئے ہوئی ہے۔

۱۳:...... نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ کھولنے کا حکم دیں گے۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت ایک چھوٹا سا نیزہ ہوگا۔ دجال آپ کو دیکھتے ہی اس طرح پگھلنے لگے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ آپ اس سے فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے میری ایک ضرب تیرے لئے لکھ رکھی ہے جس سے تو بچ نہیں سکتا۔ دجال بھاگنے لگے گا مگر آپ ''باب لد'' کے پاس اس کو جا لیں گے اور نیزے سے اس کو ہلاک کردیں گے اور اس کا نیزے پر لگا ہوا خون مسلمان کو دکھائیں گے۔

۱۴:...... اس وقت اہل اسلام اور دجال کی فوج میں مقابلہ ہوگا۔ دجالی فوج تہ تیغ ہو جائے گی اور شجر وحجر پکار اٹھیں گے کہ: ''اے مومن! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ اس کو قتل کر۔''

یہ دجال کا مختصر سا احوال ہے۔ احادیث شریفہ میں اس کی بہت سی تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوت

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | [illegible] جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ بمطابق [illegible] اگست ۲۰۰۲ء | شمارہ: ۱۳

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈوکیٹ، منظور احمد میو ایڈوکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
عقیدۂ ختم نبوت ..... سچے مسلمان کی پہچان (ابو شفقت قریشی سہام)	6
خصائص سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم (عمر عبدالسمیع)	10
رضائے الٰہی کے حصول کا موثر ترین ذریعہ (مولانا سید محمد حسنی)	14
علم کی اہمیت (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)	16
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمات کا مختصر جائزہ	17
کلمہ طیبہ اور قادیانی (آخری قسط) (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	19
کیا ہم مستقبل کی طرف نہیں دیکھ رہے؟ (میاں محمد سعید آغا)	23
اخبار ختم نبوت	25

زر تعاون

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی مبلغین کا دھمکی آمیز رویہ

ملک کے مختلف شہروں میں قادیانی کس ڈھٹائی کے ساتھ کھلم کھلا اپنے باطل مذہب کی تبلیغ وترویج میں مشغول ہیں؟ اور دھونس ودھمکی کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت قبول کرنے پر مجبور کررہے ہیں؟ اس کا معمولی سا اندازہ معاصر روزنامہ ''اسلام'' کراچی کی ایک رپورٹ سے ہوتا ہے' جس کے مطابق ضلع حیدرآباد میں واقع لطیف آباد کے رہنے والے ایک مسلمان محمد اسلم کو قادیانیوں نے مختلف اوقات میں اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کرکے مرتد بنانے کی کوشش کی لیکن محمد اسلم کی جانب سے قادیانیت کو قبول کرنے سے انکار پر قادیانیوں نے اسے نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیں۔ اس سلسلہ میں پوری خبر کی تفصیل درج ذیل ہے:

''نواب شاہ: قادیانی بن جاؤ ورنہ نقصان پہنچائیں گے' قادیانیوں کی دھمکی

میرا پڑوسی مجھے قادیانی نہ بننے پر دھمکیاں دے رہا ہے' لطیف آباد کے رہائشی نے ایف آئی آر درج کروادی

نواب شاہ (نامہ نگار) ''قادیانی بن جاؤ ورنہ نقصان پہنچائیں گے'' قادیانیوں کی مسلمانوں کو دھمکی۔ بی سیکشن پولیس نے کئی ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق لطیف آباد گولیمار کے رہائشی محمد اسلم ولد اسلم آرائیں نے ہفتہ کے روز بی سیکشن تھانے میں رپورٹ درج کراتے ہوئے کہا کہ میں اپنے دو دوستوں کے ہمراہ مریم روڈ پر ایک ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا کہ ملزم محمد ارشد ولد محمد یوسف' جو کہ میرا پڑوسی ہے اور مجھے ہر روز کہتا تھا کہ تم قادیانی بن جاؤ اور ہمارے مذہب میں آجاؤ جس پر میں نے انکار کردیا' ابھی چند روز پہلے وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ ہمارے مذہب میں نہیں آئے تو نقصان پہنچائیں گے۔ اس رپورٹ پر بی سیکشن پولیس نے دفعہ (PPC) 298-C کے تحت ایف آئی آر درج کرکے تفتیش شروع کردی۔''

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی مورخہ ۱۳/اگست ۲۰۰۲ء)

امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کی کسی صورت میں اجازت نہیں بلکہ یہ تعزیرات پاکستان کے تحت قابل تعزیر جرم ہے۔ اس کے باوجود پاکستان میں اس وقت صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کو قادیانیت کی کھلم کھلا تبلیغ کی جارہی ہے اور قادیانی نہ بننے اور قادیانیت کو قبول کرنے سے انکار کرنے پر نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ یہ اس ملک کا حال ہے جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور جس کے قیام کا مقصد آج بھی: ''پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ'' قرار دیا جارہا ہے۔ چند دن ہوئے ہیں کہ ہم اپنا پچپن واں یوم آزادی منا کر فارغ ہوئے ہیں۔ ان پچپن سالوں میں پاکستان میں قادیانیت کی تبلیغ کو روکنے کے لئے سوائے چند قوانین کے کوئی ایسی پابندی نہیں لگائی گئی جس سے اس کا مکمل طور پر سدباب ہوجائے جبکہ اس کے برعکس ملک میں اسلام اور اس کے احکامات کی تعمیل کی راہ میں ہر موقع پر روڑے اٹکائے گئے اور ملک کو سیکولر بنانے کی پوری کوشش کی گئی اور اس کی راہ روکنے والوں کا منہ بھر کر مذاق اڑایا گیا۔

اسلام اور قادیانیت میں وہی فرق ہے جو حق اور باطل میں ہے۔ پاکستان میں کچھ عرصہ سے جہاں بعض طبقات کی جانب سے سود کو جائز قرار دلوانے کی کوششیں کی جارہی ہیں' وہاں قادیانیت کو اسلام کی ایک شاخ اور قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ ثابت کرنے کی کوششیں بھی زوروں پر ہیں۔ قادیانی تو اس کوشش میں پیش پیش ہیں ہی' بعض مسلمان کہلانے والے نام نہاد دانشور اور اخبارات کے کالم نگار بھی اس کوشش میں قادیانیوں کے شانہ بشانہ شریک ہیں۔ ان طبقات کے نزدیک قادیانیت کی اسلام سے علیحدگی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے' یہ لوگ پاکستان میں اسلام کی تبلیغ کے تو شدید مخالف ہیں کیونکہ وہ بقول ان کے تشدد پسندی کی تعلیم دیتی ہے' لیکن یہ لوگ ملک میں قادیانیت کی روز افزوں تبلیغ پر دم سادھے بیٹھے ہیں' ان کے نزدیک قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی بے جا اور ناروا ہے۔ ملکی سطح کے مختلف اردو اور انگریزی اخبارات میں آج کل اس قسم کے کالم شائع ہو رہے ہیں جس سے کالم نگاروں کا مقصد قادیانیوں کے کفر کو ہلکا کرکے پیش کرنا' انہیں مسلمانوں کا ایک فرقہ ثابت کرنا اور قادیانیوں کے خلاف قوانین کو غلط ثابت کرنا ہے۔ غیر مسلموں کی کسی عبادت گاہ پر کچھ ہو جائے تو وہ چیخ اٹھتے ہیں لیکن فلسطین' کشمیر اور خود پاکستان میں بے چارے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر وہ مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ مسلمان کسی کو اس کے باطل مذہب کی تبلیغ سے روکیں تو یہ بے ضمیر افراد مسلمانوں کے خلاف ان غیر مسلموں کی حمایت کرتے ہیں' وہ غیر مسلموں کی ان این جی اوز کی تعریفیں کرتے ہیں جو فلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانیت' عیسائیت' یہودیت اور دیگر مذاہب کے فروغ میں کوشاں ہیں' لیکن کسی مسلمان کو کوئی غیر مسلم اپنے مذہب کی تبلیغ کرے اور مسلمان کی جانب سے اس مذہب کو قبول کرنے سے انکار پر وہ غیر مسلم اسے دھمکیاں دے' یا دنیا بھر میں کفریہ طاقتیں مسلمانوں کا قتل عام کریں' یہ ان کے نزدیک کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ ''دیوث'' کا لفظ ایسے ہی افراد کے لئے استعمال ہوتا ہے جو بے غیرت ہوں' جن کے ضمیر اسلامی غیرت سے عاری ہو چکے ہوں اور جو اپنے وقتی مفادات کی خاطر قادیانیوں' عیسائیوں اور غیر مسلموں کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر انہیں تحفظ فراہم کرنے میں لگے ہوئے ہوں۔ ہم اتمام حجت کی خاطر ان لوگوں سے یہ سوال پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ ایک قادیانی کی جانب سے اپنے مسلمان پڑوسی کو قادیانی نہ بننے کی صورت میں نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دینا کیا بجائے خود قادیانیت کے ظالمانہ مذہب ہونے کی علامت نہیں؟ کیا اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ قادیانی ظالم ہیں؟ ''دین میں جبر نہیں'' کا نعرہ لگانے والے یہ افراد ان دھمکیوں پر ایک عرصہ گزرنے کے باوجود کیوں اپنا ردعمل ظاہر نہیں کر رہے؟ جس خبر کا ہم نے شروع میں حوالہ دیا وہ یقیناً بے شمار افراد کی نظروں سے گزری ہوگی' ان کالم نگاروں اور دانشوروں کی ایک کثیر تعداد نے بھی اس کا مطالعہ کیا ہوگا لیکن آج تک ان میں سے کسی ایک کی آواز بھی اس ظلم و ناانصافی کے خلاف نہیں اٹھی۔

کیا اس طرح یہ حضرات اس ظلم و ناانصافی کے خلاف آواز نہ اٹھا کر قادیانیوں کے اس ظلم میں ان کے شراکت دار نہیں بن گئے؟

ہم اس موقع پر یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ملک میں قادیانیوں کو تبلیغ کی کھلی چھوٹ دینے' ان کی جانب سے مسلمانوں کو قادیانیت قبول نہ کرنے کی صورت میں دھمکیاں دینے اور ملک کو قادیانی اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ ملک مرزا غلام احمد قادیانی کے نام پر نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس ملک میں آپ ہی کی نبوت کا سکہ چلے گا۔ ہم یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جس قادیانی نے مسلمان کو قادیانیت کی تبلیغ کی اور قادیانیت قبول نہ کرنے کی صورت میں نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیں' اسے فوری طور پر گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی قادیانی کو ایسی جرأت نہ ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل طور پر عملدرآمد کیا جائے اور اس حوالے سے ہر قسم کی کوتاہی سے گریز کیا جائے۔ یہ بات یاد رہنی چاہئے کہ قادیانیت ایک گالی ہے' یہ گالی جس مسلمان کو بھی دی جائے گی (خواہ قادیانیت قبول کرنے کی دعوت دے کر دی جائے) وہ اس کے خلاف آئین و قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے راست اقدام اٹھانے پر مجبور ہوگا' جس کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوگی۔

عقیدۂ ختم نبوت

سچے مسلمان کی پہچان

قرآن کریم نے تکمیل دین کا اعلان فرمایا ہے جس کے بعد دین میں کسی ترمیم' تصرف یا نبی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ قرآن کریم نے یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جس طرح دین مکمل ہوچکا ہے' اسی طرح نبیوں کا کام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکمل کردیا ہے۔ چنانچہ واضح طور پر بتادیا گیا کہ نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہوچکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ
نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور
خاتم النبیین ہیں۔'' (الاحزاب:۴۰)

''ختم'' کے معنی مہر لگانے' بند کرنے' آخر تک پہنچ جانے اور کسی کام کو پورا کرکے فارغ ہوجانے کے ہیں۔ ''خاتم'' کے معنی عربی لغت اور محاورے کی رو سے آخر کے ہیں اور خاتم النبیین کے معنی ہیں: نبیوں میں سب سے آخر میں آنے والے یا سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے یا آخری نبی۔ خاتم النبیین کا معنی افضل یا بہتر کرنا عربی لغت سے لاعلمی کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔ نبوت کا مطلب ہے وحی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام یا احکام کا ملنا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی اور رسول بناکر مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کسی قسم کا نیا نبی نہیں آئے گا۔ ختم نبوت وحدت ملت کی مضبوط اساس ہی نہیں بلکہ ضمانت بھی ہے اور اساس پر ضرب لگانے والے کو باغی' مرتد' کافر اور ملت اسلامیہ کا بدترین دشمن سمجھا گیا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت از خود ایسے قوی اور ناقابل

ابو شفقت قریشی سہام

تردید دلائل سے پہلے ہی ثابت ہے کہ مسلمانوں کو اس کے حق میں مزید دلائل کو یکجا کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

پیغام محمدیؐ نے ایک طرف مذہبی پیشوائیت' معاشی قارونیت اور دیگر اوہام باطلہ کو ختم کیا تو دوسری طرف خود مسئلہ نبوت کو بھی یہ کہہ کر حل کردیا کہ انسانیت کی رہبری کے لئے جس قدر بنیادی اور اصولی تعلیم کی ضرورت تھی' اسے مکمل طور پر نوع انسانی کے سامنے پیش کردیا گیا ہے (اکملت لکم دینکم) اب کسی اور کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت زندگی نے علم کے ان سرچشموں کا سراغ پالیا' جن کی اسے اپنی نئی راہوں پر چلنے کے لئے ضرورت تھی۔ مسلمان کہلوانے کے لئے عقیدۂ توحید کے بعد ختم نبوت کے مقدس عقیدے کو تسلیم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ان دونوں عقائد کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ ختم نبوت کے عقیدے کی اہمیت اس امر سے لگائی جاسکتی ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد رسالت میں ایک ایسے شخص کو صحابہ کرامؓ کو حکم دے کر قتل کرادیا تھا جس کا نام اسود عنسی تھا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔ (فتح الباری صفحہ ۵۵ جلد ۶)

مسیلمہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور ہی میں نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کردیا تھا جس پر خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''کذاب'' رکھا تھا۔ تمام صحابہ کرامؓ نے اسے متفقہ طور پر مرتد اور کافر قرار دے کر دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا۔ خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے عہد خلافت میں صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو اس کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اس فتنہ ارتداد کو دبانے کے لئے تقریباً بارہ سو صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش کیا اور مسیلمہ کذاب کے ۴۰ ہزار میں سے ۲۸ ہزار مرتدین واصل جہنم کئے گئے' مسیلمہ کذاب آج کے

مرزائیوں کی طرح مسلمانوں کی طرح اذان دیتا' نماز پڑھتا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کا عقیدہ رکھتا اور اسلامی احکام کو تسلیم کرتا تھا' لیکن ان سب کے باوجود صحابہ کرامؓ نے صرف اس جرم عظیم پر کہ اس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا' اسے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر اس کے خلاف جہاد کیا۔ (تاریخ طبری صفحہ ۲۵۴ جلد ۳)

خلیفہ اول کے عہد خلافت میں ہی ایک اور شخص طلیحہ نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ مشن سونپا گیا مگر اسے پہلے ہی خبر مل گئی اور اس نے شام کی طرف بھاگ کر اپنی جان بچالی۔ نبوت کے ایک اور جھوٹے دعویدار حارث نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے عہد خلافت میں پر پرزے نکالے تو علماء کرام اور مفتی حضرات نے اسے قتل کرنے کا فتویٰ جاری کیا' جس کے نتیجے میں خلیفہ نے اسے پھانسی پر چڑھا دیا۔ ہر دور خلافت میں جو لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے ان کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا گیا۔ پوری امت کا اس پر اجماع رہا ہے اور اب بھی ہے کہ جو شخص جھوٹے مدعی نبوت کو کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنا دین اسلام کی ایک اہم ضرورت ہے اور مسلمان ہونے کے لئے اس عقیدہ پر پختگی سے یقین رکھنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان فقہاء کا متفقہ فتویٰ یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں میں آخری نبی نہیں ہیں تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی نے اپنے فتویٰ میں لکھا ہے کہ وحی کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ختم ہو چکا ہے' اب کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اب بھی وحی کے نزول کا سلسلہ جاری ہے یعنی بند نہیں ہوا تو ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ علامہ علی قاریؒ نے اپنے فتویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بالاتفاق کافر ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کی وضاحت یوں فرمائی: "لا نبی بعدی' لیس بعدی نبی" اور جھوٹے نبیوں کے مکروفریب سے بھی خبردار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے فرمایا کہ میں ایسے وقت پر مبعوث فرمایا گیا ہوں کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں ہے' اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔ یعنی میرے بعد قیامت تک کسی اور نبی کی دعوت بیچ میں حائل نہیں ہوگی۔ سنبھلنا ہے تو میری دعوت پر سنبھل جاؤ کوئی اور ہادی' بشیر اور نذیر آنے والا نہیں ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت پوری مسلمان قوم کے لئے اللہ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ یہی ایک عقیدہ ہے جس کی بدولت دنیا بھر میں اسلام کے لئے ایک دائمی اور عالمگیر دین کہلانا ممکن ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چودہ سو سال بعد اگر ایک شخص ان کی عطا کی ہوئی تعلیمات کے علاوہ کسی اور دروازے پر دستک دے گا تو امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر کر رہ جائے گا۔ جب اللہ کے آخری نبی کی تعلیمات مکمل طور پر محفوظ کر دی گئی ہیں تو نئے نئے نبیوں کی آخر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ جس کی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو ضرورت پیش آئی ہے۔ نبی ظلی ہو یا بروزی' امتی ہو' صاحب شریعت ہو یا صاحب کتاب' اس کے نبی ہونے کی اگر واقعی ضرورت ہوتی تو اللہ کی مقدس کتاب یا احادیث سے اس کا کچھ نہ کچھ اشارہ تو ملنا چاہئے تھا۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایسے جھوٹے نبی پر ایمان لانے کی پھر ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے؟ ہمارے لئے تو صرف وہی قابل قبول ہے جو قرآن کریم' سنت رسولؐ اور اجماع امت سے ثابت ہے' اور اسے عقل بھی تسلیم کرتی ہے' اور وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے۔ جب لفظ خاتم النبیین کا مفہوم لغت سے ثابت ہے' جو قرآن کریم سے ظاہر ہے' جس کی تصریح خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دی ہے' جس پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے' جس پر تمام دنیا کے مسلمان ایمان اور عقیدہ رکھتے ہیں تو اس کے برعکس اور مفہوم کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں اور تم سب امتوں سے آخری امت ہو۔" (ابن ماجہ)

نیز آپؐ نے فرمایا: "میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" (ترمذی شریف)

آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "اے علی! تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون' موسیٰ علیہم السلام کے ساتھ تھے' مگر ہارون نبی تھے' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔"

حضرت عباسؓ نے مسلمان ہونے کے بعد ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے چچا! اپنی جگہ ٹھہرے رہو' اس لئے کہ تم پر اللہ نے ہجرت ختم کی ہے' جس طرح مجھ پر نبوت ختم کردی گئی ہے۔" (طبرانی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (مسلم)

نبی اسے کہا جاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہو اور وہ اس کے احکام کی تبلیغ بھی کرتا ہو اور اپنے پیش رو رسول پر نازل ہونے والی کتاب اور شریعت پر بھی ایمان رکھتا ہو' اور رسول اسے کہتے ہیں جو صاحب شریعت بھی ہو' اور کسی بھی نبی یا رسول کی توہین کرنا کفر ہے' بعینہٖ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو صحیح سمجھنا بھی کفر ہے۔

گورداسپور (ہندوستان) سے تعلق رکھنے والے ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے ایک مبلغ کی حیثیت سے اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۳۴ پر لکھا کہ:

"اگر ہم اپنے نبی کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا ہے۔"

اسی کتاب کے صفحہ ۹۶ پر لکھا ہے:

"مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہوجاؤں اور کافروں کی جماعت سے جاملوں؟"

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے دماغ میں ایک فتور پیدا ہوا اور اس نے لائن بدل کر پٹڑی سے اترنا شروع کردیا اور اپنی کتاب نزول المسیح صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" "میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" تجلیات الٰہیہ میں صفحہ ۲۶ پر لکھا: "خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر شریعت کے بغیر۔" لیکن بات یہاں پر ختم نہیں ہوئی' جسارت یہاں تک بڑھی کہ اس نے آدم علیہ السلام سے لے کر بعد تک کے آنے والے تمام انبیاء کرام کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ میں ہی تھا یا ہوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا کہ میں ظلی طور پر احمد اور محمد ہوں۔ (نزول المسیح صفحہ ۴' حقیقت الوحی صفحہ ۷۲)

نزول المسیح صفحہ ۹۶ میں تو گستاخی کی انتہا کردی اور کہا کہ:

"محمد اور ہمارے میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔"

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کا یہ کفریہ شعر مرزا غلام احمد قادیانی کو بہت پسند تھا:

"محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں"

پاکستانی مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کے مذکورہ عقائد کے باعث سرکاری سطح پر کافر قرار دلوانے کے لئے ۱۹۵۳ء میں ایک ملک گیر تحریک شروع کی' جس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام' مشائخ عظام اور مسلمانوں نے حصہ لیا' اور ہزاروں فرزندان اسلام نے شان رسالت پر قربان ہوکر جام شہادت نوش کیا' جس کا فائدہ یہ ہوا کہ پوری دنیائے اسلام کے مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق بیداری کی لہر پیدا ہوگئی۔ مصر کے سابق صدر جمال عبدالناصر نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی کیونکہ اس کا ثبوت مل چکا تھا کہ قادیانی اسرائیل کے ایجنٹ ہیں اور ان کا ہیڈکوارٹر تل ابیب میں ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے مرزائیوں کو نہ صرف کافر قرار دیا بلکہ حرمین شریفین میں ان کے داخلہ پر پابندی لگوانے میں اہم کردار ادا کیا۔

۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو کافر قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ملک بھر میں ایک بھرپور تحریک نے اس وقت کی قومی اسمبلی کو مجبور کردیا اور آخر کار ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں لوگوں کے شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنی تقریر میں اور اس وقت کے وزیر اطلاعات راجہ ظفر الحق نے مجلس شوریٰ میں واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ مرزائی کافر ہیں اور قانونی سقم کو دور کرنے کے لئے ایک آرڈی نینس بھی جاری کیا۔ ستمبر ۱۹۸۲ء میں جنوبی افریقہ کے دارالحکومت کیپ ٹاؤن میں ایک عدالت میں خود کو مسلمان کہلوانے کے لئے مرزائیوں نے ایک مقدمہ دائر کیا مگر اس عدالت نے بھی نہ صرف یہ

کہ قادیانیوں بلکہ لاہوری مرزائیوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا تاریخی فیصلہ سنایا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بارہا اعتراف کیا کہ میری نبوت حکومت برطانیہ کی مہربانیوں کی مرہون منت ہے۔ حکومت برطانیہ کو خوش کرنے کے لئے جہاد کو حرام قرار دینا مرزا غلام احمد کا گھناؤنا فعل تھا۔ بدقسمتی سے انیسویں صدی عیسوی میں حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھنے والے نبوت کے اس جھوٹے دعویدار نے ایک فتنہ کی شکل اختیار کرکے برصغیر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مکروہ سلسلہ شروع کیا تھا اور ایسے فرضی دلائل گھڑ لئے تھے جن کے ذریعہ سے سادہ لوح مسلمانوں کو سیدھے راستے سے ہٹایا جاسکتا تھا۔

غیرمسلم اقلیت پانے کے بعد چند سال تک تو یہ فتنہ زیرزمین چلا گیا تھا مگر آج کل مرزائیت کا یہ ناسور الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ زہر اگلنے اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا مکروہ دھندا کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں ٹی وی کا ایک چینل بھاری اخراجات پر استعمال کیا جارہا ہے اور اسلامی مملکت پاکستان کے اندر این جی اوز کے ذریعہ ایک بار پھر مرزائی برادری پر پُرزے نکال کر خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کر رہی ہے۔ اس لئے ختم نبوت کا مقدس عقیدہ کل عالم اسلام سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ قادیانیوں کی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھی جائے' ان کے گمراہ کن لٹریچر' پروپیگنڈے' پریس اور الیکٹرونک میڈیا کا منہ توڑ جواب دیا جائے' ان کی جھوٹی قرآنی تفسیروں کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے' مردم شماری' شناختی کارڈ' ووٹر لسٹ کے معاملہ میں حوصلہ شکنی کے علاوہ انہیں کلیدی عہدوں سے بھی برطرف کیا جائے۔

سانحہ ارتحال

کراچی (نمائندہ خصوصی) جناب ظفر احمد سولیجا کی والدہ گزشتہ دنوں علالت کے باعث انتقال کرگئیں۔ مرحومہ کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد جمیل خان' عالمی جمعیت فضلاء بنوری ٹاؤن کے مولانا عزیز الرحمن رحمانی اور دیگر کی جانب سے ادارہ جناب ظفر احمد سولیجا سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے ایصال ثواب اور مغفرت و بلندی درجات کی دعا فرمائیں۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

علامہ بنوریؒ حج گروپ

ممتاز اور جید علمائے کرام کی زیرسرپرستی

حج مبارک
برائے سال
۱۴۲۳ھ
2003.

مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمن رحمانی
حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی

☸ تشکیل گروپ
☸ حج درخواست فارم کی تکمیل بمعہ حج ڈرافٹ
☸ حرمین شریفین کے بالکل قریب رہائش کا اعلیٰ انتظام
☸ اکابر علمائے کرام کی زیرنگرانی تربیت حج کا خصوصی انتظام

0300-2142235
0300-9246704
رابطہ برائے معلومات
5882218 (گھر)
0333-2103304

رابطہ آفس
المکتبۃ البنوریہ بالمقابل جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی فون:4917143

خصائص سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

عمر عبدالسمیع

قرآن شریف کے تیسرے پارہ کے شروع میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں' ہم نے ان میں سے بعضوں کو بعض پر فوقیت بخشی ہے' بعض ان میں سے وہ ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کلام ہوتے ہیں اور بعضوں کو ان میں بہت سے درجوں میں سرفراز کیا۔"

اس آیت شریفہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادیا' ان کے درمیان جتنے بھی انبیاء علیہم السلام دنیا میں تشریف لائے' وہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقبول ترین بندے تھے۔ اس اجتماعی اور مشترکہ فضیلت کے باوجود بعض کو بعض پر انفرادی اور خصوصی فضیلت حاصل ہے' جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں' جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف حاصل تھا' حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت الٰہی کا مرتبہ دیا گیا' حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن باطنی کے ساتھ ساتھ حسن ظاہری کا مرتبہ بھی دیا گیا' اسی طرح خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک نہیں بلکہ متعدد ایسی خصوصیات اور امتیازی چیزیں عطا کی گئیں جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کو حاصل نہیں' بلکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام میں جو اوصاف علیحدہ علیحدہ تھے وہ تمام اوصاف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں مجتمع تھے۔ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے بھی ترقی کرکے فرمایا:

جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

اس جگہ قارئین کی خدمت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار امتیازی فضائل میں سے چند خصوصیات نذر قرطاس کئے جاتے ہیں۔

وہ خصوصیات جن کو یہاں بیان کیا جائے گا' تین حصوں میں منقسم ہیں۔

وہ خصوصیات جو خاص خاص انبیاء علیہم السلام کے مقابلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں:

۱:...... حضرت آدم علیہ السلام کو حجر جنت یعنی حجر اسود دیا گیا تھا' جو بیت اللہ میں نصب ہے' اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روضۂ جنت عطا کیا گیا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور منبر شریف کے درمیان رکھا گیا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ہے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔"

۲:...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مقام ابراہیم دیا گیا' جس سے بیت اللہ کی دیواریں اونچی ہوئیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود عطا ہوا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند ہوئے: "امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود دے گا۔"

۳:...... حضرت یوسف علیہ السلام کو جزوی حسن دیا گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کل حسن عطا کیا گیا جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "زنان مصر نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ہاتھ قلم کرلئے' اگر میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتیں تو دلوں کے ٹکڑے کرڈالتیں۔"

۴:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق تعالیٰ نے کوہ طور اور وادی مقدس میں کلام کیا' مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں آسمان سے آگے سدرۃ المنتہیٰ سے بھی اوپر اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

۵:...... حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑے شوق سے کہا: اے رب! میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے "لن ترانی" کہہ کر

درخواست رد کردی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درخواست کے بغیر ہی خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں پر بلاکر دیدار کا شرف بخشا۔

۶:.....حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا کو مسخر کردیا کہ زمین پر جب چاہیں اور جہاں سیر کرسکتے ہیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسی سواری مسخر کردی جس نے زمین کے ساتھ ساتھ آسمانوں' سدرۃ المنتہیٰ حتیٰ کہ جنت کی بھی سیر کرائی۔

۷:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو احیأ موتی کا معجزہ دیا گیا' جس سے مردہ بدن زندہ ہوجاتا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ دیا گیا جس سے صدیوں سے مردہ دل زندہ ہوگئے' جاہل قومیں عارف وزاہد بن گئیں۔

۸:.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کے لئے جبرئیل علیہ السلام مقرر کئے گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی خود اللہ تبارک نے فرمائی:

"اور اللہ تبارک و تعالیٰ محفوظ رکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں (کے شر سے)"

ہو کیوں جبریل دربان محمدؐ
خدا خود ہے نگہبان محمدؐ

۲:چند اہم خصوصیات:

وہ خصوصیات جو اجتماعی طور پر تمام انبیأ علیہم السلام کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں۔

۱:.....دیگر انبیأ علیہم السلام محض نبی ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیأ ہیں' آپ پر سلسلۂ نبوت ختم ہے۔

۲:.....دوسرے انبیأ علیہم السلام امام الامم تھے' مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیأ ہیں' شب معراج کا واقعہ واضح مثال ہے۔

۳:.....تمام انبیأ علیہم السلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرنے کا عہد لیا گیا:

"اور جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے عہد لیا انبیأ علیہم السلام سے کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور علم دوں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آوے جو مصدق ہو اس کا جو تمہارے پاس ہے' تم ضرور اس رسول ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا۔"

۴:.....اور نبی خاص وقت یا خاص زمانے کے لئے نبی تھے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں زمانے یا وقت کی قید نہیں ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کائنات کے نبی ہیں:

"نہیں بھیجا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مگر تمام لوگوں کے لئے۔"

۵:.....تمام نبی متبوع امم ہیں لیکن حضور سرور کائنات متبوع الانبیأ ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔

۶:.....تمام انبیأ کرام علیہم السلام اور باقی سب کائنات مخلوق ہیں لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سبب تخلیق کائنات ہیں' ان کا صدقہ و جود کائنات ہے' حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو نہ آدم کو پیدا کرتا اور نہ جنت وجہنم کو۔

۷:.....دوسرے انبیأ علیہم السلام کو نفس دین دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال دین دیا گیا' قرآن شریف میں ہے' آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی تمام نعمت تم پر پوری کردی۔

☆.....دیگر انبیأ علیہم السلام کو وقتی اور ہنگامی دین دیا گیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال دین دیا گیا اور دوامی دین دیا گیا قیامت تک کے لئے۔

☆.....باقی انبیأ علیہم السلام کو ایک ایک نماز دی گئی' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نماز تحفہ میں دی گئیں۔

☆.....دوسرے انبیأ علیہم السلام کے لئے نمازوں کے لئے مقامات اور جگہیں مختص تھیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین کو سجدہ گاہ قرار دے دیا گیا' جہاں چاہیں سربسجود ہوسکتے ہیں۔

☆.....دوسرے نبیوں کے لئے ایک نیکی کا اجر ایک تھا' لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک نیکی کا اجر کم از کم دس مقرر کیا گیا ہے۔

"جو ایک نیکی کرے گا اس کے لئے دس گنا اس کے مثل ہے۔"

☆.....باقی انبیأ علیہم السلام کو وقتی معجزات عطا کئے گئے' رحلت کے بعد ختم ہوگئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوامی معجزات ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن موجود ہے اور موجود رہے گا۔

☆.....دوسرے انبیأ علیہم السلام کو جو کتابیں دی گئیں ان کی حفاظت کا کوئی وعدہ نہیں تھا' جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ان میں تحریف ہوگئی مگر قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی:

"بے شک ہم نے ہی ذکر یعنی

قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

☆...... باقی انبیاء علیہم السلام کو روحانی معراج ہوا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جسمانی معراج نصیب ہوا۔

☆...... دوسرے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کو دوسرے آسمان تک' کسی کو تیسرے اور ساتویں آسمان تک معراج ہوئی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش سے بھی اوپر جنت تک معراج ہوئی۔

☆...... دوسرے انبیاء علیہم السلام کی امتیں ضلالت عامہ سے نہ بچ سکیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اللہ تعالیٰ نے گمراہی عامہ سے ہمیشہ کے لئے مطمئن کر دیا:

"میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔" (الحدیث)

بعض انبیاء علیہم السلام کی امم ضلالت عامہ کی وجہ سے مغضوب ہو کر ختم ہوگئیں مگر امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو عذاب عام اور استیصال عام سے دائمی طور پر محفوظ رکھا گیا۔

"نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں موجود ہیں۔"

دوسرے انبیاء علیہم السلام کا قرآن پاک میں محض ذکر ہی کیا گیا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

☆...... قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء علیہم السلام کی ذات ہی کا ذکر فرمایا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضائے مبارک کا بڑے پیار و محبت سے تذکرہ فرمایا ہے' جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا تذکرہ فرمایا:

"تحقیق ہم دیکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے بار بار اٹھنے کو آسمان کی طرف۔"

آنکھ کا ذکر فرمایا کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھیں دنیا کے مال و متاع کی طرف نہ لگائیں۔"

زبان کا ذکر فرمایا:

"بے شک ہم نے آسان کر دیا' اس قرآن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر۔"

ہاتھ اور گردن کا ذکر فرمایا کہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گردن کی طرف بندھا ہوا نہ بنائیں بلکہ سخاوت کے لئے ہاتھ کھلا رکھیں۔"

سینہ کا ذکر فرمایا:

"الم نشرح لک صدرک"

یعنی کیا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کھلا نہیں کیا؟ یعنی فراخ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک کا ذکر فرمایا:

"ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک۔"

یعنی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بوجھ اتار دیا ہے جس نے آپ کی پیٹھ کو توڑ دیا' قلب مبارک کا ذکر فرمایا اس

"نزلہ علی قلبک"

یعنی اس قرآن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر نازل کیا ہے' حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اور عمر کا ذکر فرمایا:

"آپ کی عمر کی قسم ہے وہ اپنے نشہ میں حیران پھرتے ہیں۔"

☆...... قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر ان سے خطاب فرمایا آدم علیہ السلام کو خطاب فرمایا تو ارشاد ہوا کہ

"یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ۔"

حضرت نوح علیہم السلام کو مخاطب فرمایا تو ارشاد ربانی ہوا کہ:

"یا نوح اھبط۔"

حضرت ابراہیم علیہم السلام کے متعلق فرمایا:

"یا ابراھیم اعرض عن ھذا۔"

حضرت موسیٰ علیہم السلام کو یوں خطاب فرمایا:

"یا موسیٰ:"

حضرت داؤد علیہم السلام سے یوں مخاطب ہوئے:

"یا داؤد انا جعلنک خلیفۃ فی الارض۔"

حضرت زکریا علیہم السلام سے اس طرح کلام فرمایا:

"یا زکریا انا نبشرک بغلام"

اسی طرح حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا نام لے کر فرمایا:

"یا یحییٰ' خذ الکتاب بقوۃ۔"

اور فرمایا:

"یا عیسیٰ انی متوفیک"

مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر فرمایا:

"۱:...... یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

۲:...... یاایھا النبی انا ارسلنک شاھد

۳:...... یاایھا المزمل قم الیل الا قلیلا

۴:...... یاایھا المدثر قم فانذر۔"

دیگر انبیاً علیہم السلام نے اپنے مدافعت خود کی اور دشمنان حق کو خود ہی جواب دے کر اپنی برأت بیان کی' جیسے حضرت نوح علیہ السلام پر قوم نے ضلالت کا الزام لگایا' قوم عاد نے حضرت ھود علیہ السلام پر کم عقلی کا الزام لگایا تو خود ہی فرمایا:

"یقوم لیس لی سفاھۃ"

(یعنی اے قوم میں کم عقل نہیں ہوں)

حضرت ابراہیم علیہ السلام پر قوم نے شکست اصنام کا الزام لگا کر ایذاء دینی چاہی تو فوراً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے طور پر مدافعت فرمائی:

"بل فعلہ کبیرھم ھذا"

(بلکہ یہ بت شکنی تو ان میں بڑے کا کام ہے)

مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایسے موقع پر مدافعت خود حق تعالیٰ نے فرمائی اور کفار کے طعنوں کی جوابدہی کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برأت کا اعلان کیا' جسے کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ضلالت اور کج راہی کا الزام لگایا تو حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا:

"ماضل صاحبکم وما غوی"

(یعنی نہ تمہارا ساتھی گمراہ ہے اور نہ کج رو)

کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے عقل اور مجنون کہا تو حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن شریف میں فرمایا:

"ما انت بنعمۃ ربک بمجنون"

(یعنی تم اپنے رب کی دی ہوئی نعمتوں سے مجنون نہیں ہو)

کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کو شاعری کہا تو فرمایا:

"وما ھو بقول شاعر"

(یعنی وہ قول شاعر کا نہیں)

نیز فرمایا:

"وما علمناہ الشعر و ما ینبغی لہ"

(یعنی ہم نے انہیں شاعری کی تعلیم نہیں دی اور نہ یہ ان کی شان کے مناسب تھا)

اسی طرح کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایتوں کو کہانت کہا تو فرمایا:

"وما ھو بقول کاھن"

(یعنی وہ کاہن کا قول نہیں ہے)

وہ خصوصیات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن حاصل ہوں گی:

۱:...... امم سابقہ کی شفاعت صرف ان کے انبیاً کرام ہی کریں گے' لیکن امت محمدیہ کی شفاعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اس امت کے صلحاء بھی کریں گے۔

۲:...... دوسرے انبیاً علیہم السلام کی امتیں نام اور انتساب سے پہچانی جائیں گی' مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ذاتی علامات سے پہچانی جائیں گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اعضائے وضو نورانیت سے چمک رہے ہوں گے۔

قیامت کے دن اہم خصوصیات:

☆...... تمام نبی اور مخلوق روز محشر اپنی قبروں سے کھڑے ہوں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص ہوں گے جو اول مبعوث ہوں گے: "میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر کھلے گی۔"

☆...... قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول الساجدین ہوں گے اور اول الشافعین ہوں گے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے پل صراط عبور فرمائیں گے اور جنت کا دروازہ کھولیں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں داخل ہوں گے۔

☆...... دوسرے انبیاً علیہم السلام کو شفاعت صغریٰ کی اجازت ہوگی کہ اپنی اپنی امت کی شفاعت کریں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کبریٰ حاصل ہوگی اور تمام اقوام دنیا کی شفاعت فرمائیں گے۔

☆...... جنت میں دیگر تمام امتوں کی چالیس صفیں ہوں گی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولوالعزم پیغمبر' سید المرسلین' شفیع المذنبین' رحمۃ للعالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور خلوص و محبت نصیب فرمائے۔ آمین۔

رضائے الٰہی کے حصول کا موثر ترین ذریعہ

حضرت مولانا سید محمد حسنی

اسلام ایک ایسی وحدت ہے جو بیک وقت اپنے اصل و جوہر' روح و مزاج میں یکسانیت کے ساتھ ساتھ مختلف قوانین و ضوابط اور بے نظیر اصولوں کا بھی جامع ہے' وہ مسجدوں میں عبادت و ریاضت' معاشرتی زندگی میں جدوجہد سے لے کر میدان کارزار میں جہاد و قربانی تک وسیع ہے' وہ اگر ایک طرف ایمان و یقین میں کمال و پختگی کا داعی ہے تو دوسری طرف اسلامی قوانین کو لازمی جزو کی حیثیت دیتا ہے' اس میں بھی جذبہ و حمیت کی ضرورت پڑتی ہے تو کبھی فہم و فراست اور فکر و تدبر کی' وہ عبادات اور معاملات' ایثار و قربانی' ثبات و استقامت کے حسین امتزاج کے ساتھ ساتھ انفرادی و اجتماعی' سیاسی و معاشرتی زندگی کے ایسے زریں اصول و قوانین کا حامل ہے کہ اس کے زیر سایہ ہی فلاح و کامیابی یقینی ہے لیکن ان سب کا منبع و سرچشمہ صرف اسلام و ایمان اور طاعت و بندگی کا جذبہ خیر ہے۔

اسلام اور اس کے احکام کی مثال ایک ایسے سدابہار اور وسیع باغ کی ہے جو طرح طرح کے پھولوں سے آراستہ اور خوشبوؤں سے معطر' قسم قسم کے پھلوں اور میوؤں سے لدا ہوا ہو اور ایک آدمی اس میں عمدہ سے عمدہ' خوبصورت و دیدہ زیب اور جاذب نظر گلوں اور غنچوں سے اس تصور میں گزرتا چلا جاتا ہے کہ ہر حصہ اسی باغ کا ایک جزو ہے۔

یہی حال اسلام کا ہے کہ اس کا ہر رکن اور اس کا ہر حکم و قانون اسی شجر طوبیٰ کا ثمر اور اسی چمن کا گل سر سبد ہے۔ جہاں ہر انسان نہایت امن و سکون' پیار و محبت' ایثار و ہمدردی کی زندگی اس طرح بسر کرتا ہے کہ: "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده" کی تصویر نگاہوں میں پھر جاتی ہے جہاں پورے خاندان میں: "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته" کا احساس بیدار رہتا ہے اور معاشرہ میں اخوت و بھائی چارگی' الفت و محبت کی فضا اس طرح چھائی رہتی ہے کہ قلوب بغض و حسد' کینہ و کدورت کی نجاستوں سے پاک اور منکرات و سیئات سے دور ہو کر ہر فرد و بشر: "من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده" اور: "من احب اللـه فقد استکمل الایمان" اور: "انصر اخاک ظالما او مظلوما" کا مصداق قرار پاتا ہے۔

الغرض اسلام ایک ایسا عالیشان محل ہے جس کی ہر اینٹ مناسب جگہ پر رکھی ہے' وہ ایک ایسے مکمل نظام حیات کی تشکیل کرتا ہے جو نہ صرف انسانی ضروریات و تقاضوں کی تکمیل کا ضامن و کفیل ہے بلکہ نور ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔

اسلام خدا کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کا سب سے اعلیٰ اور بہترین ذریعہ ہے' یہی وجہ ہے کہ وہ انسانی نظریات' افراط و تفریط سے بالکل پاک و صاف ہے' اس کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ وہ کثرتوں میں وحدت ہے' اس میں زندگی کے ہر چھوٹے بڑے معاملہ کا حل اور ہر انسانی طبقہ' خواہ مرد ہو یا عورت' بوڑھا ہو یا جوان' جاہل ہو یا عالم' غنی ہو یا فقیر' سب کے لئے مکمل نظام' ہر مسئلہ کا حل' اور ہر مرض کی شفا نیز رضائے الٰہی کا پروانہ حاصل کرنے کا بہترین راستہ ہے چنانچہ عہد نبوی کا صرف ایک واقعہ اس حقیقت کی ترجمانی کے لئے کافی ہے:

ایک مرتبہ چند لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ مالدار اجر و ثواب میں ہم سے آگے نکل گئے کہ نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک ہیں کہ ہم بھی کرتے ہیں اور یہ بھی

اور اپنے زائد مالوں میں سے صدقہ کرتے ہیں۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کا قائم مقام نہیں بنا رکھا؟ "سبحان اللہ" ایک مرتبہ کہنا صدقہ ہے" "الحمد للہ" ایک مرتبہ کہنا صدقہ ہے" "لا الہ الا اللہ" ایک مرتبہ کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور اپنی بیوی سے محبت کرنا بھی صدقہ ہے۔" صحابہ کرامؓ نے تعجب سے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بیوی سے ہمبستری میں اپنی شہوت پوری کرے اور یہ صدقہ ہو جائے؟" حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر حرام میں مبتلا ہوتا تو کیا گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح حلال میں صدقہ اور اجر ہے۔"

اسی ایک واقعہ سے یہ حقیقت نمایاں ہو جاتی ہے کہ اسلام ایک بے نظیر و منفرد نظام زندگی ہے جو انسانی جذبات کی قدر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معاشرتی نظام کو ایسے مستحکم اصولوں پر قائم کرتا ہے کہ وہ ہر لغزش اور خطا و قصور اور انحراف و کجروی' زیغ و ضلال' اختلاف و انتشار سے محفوظ ہو کر سراپا الفت و محبت' اخوت و بھائی چارگی' امن و سلامتی اور اتحاد و اتفاق کا نمونہ نظر آتا ہے' نیز وہ ایک ایسے صاف ستھرے اقتصادی نظام کا حامل ہے جہاں امیر و غریب' شاہ و گدا' حکام و محکوم سب برابر نظر آتے ہیں اور اس کی تدابیر و انتظامات اور پاکیزہ تعلیمات کے دم قدم سے جاگیرداری کے تار و پود بکھر جاتے ہیں اور مال و دولت' جاہ و منصب کے بجائے صرف ایمان و اخلاص اور اعمال صالحہ کا اعتبار ہوتا ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور جسموں کو نہیں دیکھتا' وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔"

اسلام کا سیاسی نظام ایسا منصفانہ ہے کہ عنان حکومت کسی خاص پارٹی یا گروہ کے قبضہ میں نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ ایک شورائی نظام کے تابع ہوتا ہے اور سربراہان مملکت اللہ کے خلیفہ' لوگوں کی جان و مال کے امین' اسلامی اخلاق و کردار سے آراستہ' عمل کے پیکر' عوام کی تنقید و ملامت سے بے خوف و نڈر ہوتے ہیں' ان کا شعار: "لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق" ہوتی ہے۔

یہ وہ کامل و مکمل اسلام اور اس کا جوہری عنصر و مزاج ہے جو اس کے ہر حکم و قانون پر بالکل نمایاں نظر آتا ہے' اور یہ ہے اسلامی تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ' جاہ پرستی' ہوا و ہوس کی کشمکش' انحراف و کجروی' اضطراب و بے چینی' کینہ و کدورت' بغض و حسد' ظلم و تشدد سے پاک وہ صالح اور پاکیزہ معاشرہ جہاں ہر فرد بشر اپنا حق فراموش کر کے صرف اپنی ہی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے کوشاں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے فکرمند نظر آتا ہے' ایسے معاشرہ میں نہ برائیاں راہ پاتی ہیں اور نہ ہی شیطان کو بے حیائیاں پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور نہ کوئی اخلاقی و روحانی برائی زیادہ دیر تک باقی رہ سکتی ہے' اس لئے کہ اسلام نے شیطان اور اس کے چیلوں کے لئے اس پاکیزہ معاشرہ میں اپنے ناپاک جراثیم اور فتنہ و فساد پھیلانے کا کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا۔

(بشکریہ ماہنامہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

خوشخبری

حمد و ثنا اس ذات کے لئے جس نے اپنے لطف و کرم سے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" اور ماہنامہ "لولاک" کو اہل ایمان کے لئے انٹرنیٹ پر پیش کر سکے۔ انشاء اللہ! ہفت روزہ ختم نبوت کا ہر ہفتہ کا تازہ شمارہ اور ماہنامہ لولاک کا ہر ماہ کا تازہ شمارہ آپ درج ذیل پتہ پر ملاحظہ فرما سکیں گے۔

اس سلسلے میں آپ اپنی آراء اور سوالات نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر بھیج سکتے ہیں:

http://www.weeklykhatm-e-nubuwwat.clickhere2.net

http:www.lolaak.clickhere2.net

E-mail:qasimalikhan313@hotmail.com

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور پاکستان

علم کی اہمیت

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

تین چیزوں کی وجہ سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا: ١:..... راستی' ٢:......علم' ٣:.....عمل۔

شیطان علم کا دشمن ہے: علم کی فضیلت اور اہمیت پر ایک بہت ہی دلچسپ اور سبق آموز واقعہ نقل کیا جاتا ہے:

''ایک روز شیطان کے جملہ چیلے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنے اپنے کارہائے نمایاں بیان کرنے لگے۔ کسی نے کہا میں نے دو دلی دوستوں کو جدا کردیا ہے۔ ایک نے کہا میں نے میاں' بیوی میں جھگڑا ڈال دیا ہے۔ تیسرے نے کہا میں نے ایک شخص کو شراب کی عادت ڈال کر تباہ و برباد کردیا ہے۔ کسی نے بیٹے کو باپ سے منحرف کردیا۔ غرض ہر چیلے نے اپنی اپنی کارگزاری بیان کی' لیکن شیطان اپنے اس چیلے سے بہت خوش ہوا' جس نے ایک طالب علم کو مدرسہ جانے سے بھٹکا دیا تھا۔

شیطان کے دوسرے چیلوں کو اس سے بہت رنج ہوا کہ ہم نے ایسے بڑے بڑے کام کئے تھے' لیکن اس کی کوئی قدر نہیں کی گئی' ان سموں نے بگڑ کر شیطان سے شکایت کی کہ یہ انعام و سرفرازی عدل وانصاف کے خلاف ہے۔ آخر اس نے ایسا کون سا بڑا کام کیا ہے؟ شیطان نے کہا کہ تم لوگوں میں سمجھ کی کمی ہے۔ اگر یہ اس ہونہار کو مدرسہ جانے سے نہ روکتا تو وہ پڑھ لکھ کر اس قابل ہوجاتا کہ پھر ہمارے مکر اور دھوکہ میں نہ آسکتا۔ جو علم سے باخبر ہوگا وہ جان بوجھ کر دھوکے میں کیوں آئے گا؟ جاہل کو آسانی سے دغادی جاسکتی ہے' اگر تم کو اس پر یقین نہ ہو تو میرے ساتھ چلو اور ثبوت دیکھ لو۔ شیطان اپنے چیلوں سمیت ایک جاہل پیر کے دربار میں نکلا اور ایک ایسے پرہیزگار مرشد کی طرف گیا جو عرصہ سے حرص و ہوس اور تعلقات دنیا کو چھوڑ کر ایک پہاڑی غار میں قیام پذیر تھا اور دور دور کی مخلوق اس کی ریاضت اور پرہیزگاری کی شہرت سن کر اس کی خدمت میں حاضری دیتی تھی۔ وہ دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت کرتا ان تمام خوبیوں کے باوجود اس میں علم کی کمی تھی۔ شیطان نے اپنے چیلوں سے کہا کہ دیکھو اس کم علم زاہد کو میں کس دھوکہ میں دے لیتا ہوں۔ جبہ و عمامہ پہن کر ایک بلند مرتبہ شیخ جیسا بھیس بنا کر بڑے تزک و احتشام اور جاہ و حشم کے ساتھ مرتفع تخت پر بیٹھ کر زاہد کے قریب پہنچا اور تمام غار اور پہاڑ کو روشن کردیا۔ زاہد نے جو اس نور اور پیر و مرشد کو دیکھا تو فوراً تعظیماً کھڑا ہوگیا' اور بعد از سلام پوچھا' حضرت آپ کون ہیں؟ اور اس غریب کے یہاں کیوں تشریف لائے ہیں؟ شیطان نے جواب دیا کہ میں جبرائیل ہوں اور خدا نے تمہارے یہاں بھیجا ہے تاکہ خوشنودی کا پیغام پہنچاؤں' کیونکہ تمہاری عبادت و ریاضت بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئی' اور خدا نے تم کو اپنے محبوب ولی کا رتبہ بخشا۔ زاہد بہت خوش ہوا اور سجدۂ شکریہ بجالایا کہ میری عمر بھر کی مشقت بیکار نہیں گئی اور خدا نے میرے حال پر رحم کیا۔ شیطان نے کہا جلدی تیار ہوجاؤ اور میرے ساتھ چلو آج تمہیں معراج نصیب ہوگی۔ خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہیں جلد لے آؤں۔ جاہل نے جلد کپڑے پہنے اور شیطان نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس کے چہرے کو رنگ کیا گدھے پر سوار کرکے شہر کے عین وسط میں چھوڑ دیا۔ جہاں کے سب امیر و غریب اس جاہل کے معتقد اور مرید تھے۔

اس کے بعد شیطان شہر کے ایک کوچے میں گیا' جہاں قاضی کا لڑکا شراب پی کر دو روز سے مست وخوار پڑا تھا' اور لوگ اس کا مضحکہ اڑا رہے تھے۔ شیطان نے قریب پہنچ کر غصہ میں کہا کہ تو نے شراب کیوں پی؟ خدا نے اس کو حرام قرار دیا

باقی صفحہ 26 پر

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

کی خدمات کا مختصر جائزہ

قابل قدر خدمات:

☆...... انہوں نے مسلمانوں کے بعض علاقوں کی خطرناک مذہبی بداعتقادیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جس سے بے شمار مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔

☆...... جن علاقوں میں فرضی پیروں اور مصنوعی گدیوں کے خرافات تعمیر تھے مثلاً ملتان ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ وغیرہ وہاں علی التواتر نعرۂ جہاد بلند کیا۔ نتیجتاً ایک بڑی آبادی کا ایمان محفوظ ہو گیا۔ ورنہ ان علاقوں میں اس قسم کے عقیدے رائج ہو رہے تھے کہ پیروں کو اللہ و رسول سے افضل سمجھا جاتا۔ ان کے نفس کی نسوانی غذا کو حلال اور ان کی قدم بوسی کو شرع، قرآن پر قوالی کو ترجیح دی جاتی۔

☆...... قرآن کی بجائے دیہات میں "یوسف زلیخا، سوہنی ماہیوال، اور میرزا صاحباں" کے عشقیہ قصے عقیدتاً حفظ کئے جاتے۔ اس بدمذاقی کا طلسم توڑا اور اس کی جگہ قرآن حکیم کی تلاوت کو عام کیا۔

☆...... غربا میں بمقابلہ امراء احساس کمتری چھوت چھات سے بھی کمتر درجے تک موجود تھا۔ اس کی مزاحمت کی اور غریبوں کو تحفظ نفس پر آمادہ کیا۔

☆...... جن علاقوں میں مسلمان تجارت کو چھوتے نہیں تھے وہاں لگاتار کوششوں سے تجارت کا ذوق پیدا کیا اور بے شمار بستیوں میں مسلمانوں کی دکانیں کھلوائیں۔

☆...... پنجاب کے عام مسلمان معاشی اعتبار سے اس قدر پسماندہ تھے کہ مظفر گڑھ اور میانوالی کے بعض مسلمان مزارعین نے ہندو ساہوکاروں کے پاس اپنی بیٹیاں گروی رکھ کر مالیہ ادا کیا تھا۔ ان بچیوں نے مہاجنوں کے گھروں میں بچے جنے تھے، شاہ جی نے ان خوفناک سانحات کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں میں مجلسی یا معاشی فروتری کا جو احساس جڑ پکڑ چکا تھا اس کی بنیادیں اکھاڑ دیں۔

☆...... عام مسلمانوں کو قرآناً اور اسلاماً سمجھایا کہ انسانی فضیلت کی بنیادیں خاندانی تفاخر پر قائم نہیں ہوئیں بلکہ ہر انسان اپنے علم و دیانت اور زہد و تقویٰ کے باعث قابل تکریم ہے۔

☆...... انگریزوں نے علماء کو تلقین جہاد کی پاداش میں بہار کے گھسیاروں کی سطح پر لا کھڑا کیا تھا یعنی خوانین علاقہ انہیں کمین سمجھتے تھے اور امتداد زمانہ نے انہیں گداگر بنا دیا تھا۔ شاہ جی علماء کی اس اہانت کے خلاف نہ صرف سینہ سپر ہو گئے بلکہ ان کی بحالی عزت کو اپنے اوپر فرض کر لیا۔

☆...... تمام صوبوں میں بے شمار دینی مدرسے کھلوائے اور انہیں خود کفیل بنانے کے لئے عامۃ المسلمین سے زراعانت فراہم کیا۔

☆...... قرآن مجید کی بعض آیات کے ان غلط ترجموں کو فاش کیا جن میں انگریزوں کی مصلحتوں کو مقدم رکھا گیا تھا۔

☆...... کلام اللہ کی ان آیات کو تقریروں میں بیان کرنا شروع کیا جنہیں ایک مدت سے زخم رسیدہ علماء نے انگریزی دبدبے کے خوف سے طاق نسیاں پر رکھ چھوڑا تھا۔

☆...... انگریزوں کی "غدر" میں فتوحات کے بعد عیسائی مشنریوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے انہوں نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو اپنی بدگوئی کا مرکز بنا رکھا تھا۔ جس سے ہفوات کا ایک لایعنی دفتر تیار ہو گیا۔ ان کی دیکھا دیکھی ہندوؤں بالخصوص آریہ ساجیوں نے بھی منہ کھولا جس سے بالآخر شدھی کی تحریک پیدا ہوئی۔ اس تحریک نے لیکھرام اور راجپال پیدا کئے۔ شاہ جی نے ناموس پیغمبر کی حفاظت کا ایک ایسا ذہن تیار کیا کہ راجپال کی دریدہ دہنی پر جسٹس دلیپ سنگھ کا فیصلہ تعزیرات ہند میں نہ صرف ۱۹۲ الف کے اجزاء کا موجب بنا بلکہ مسلمانوں نے اس فرض کو اپنے ہاتھوں پورا کر کے ان بدسگالوں کا راستہ بند کر دیا جن کی بے قابو زبانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قینچی کی طرح چلتی تھیں۔

☆...... مبلغین کی ایک ایسی جماعت تیار کی جس نے نہ صرف بدعات کے خلاف جہاد کیا بلکہ منکرات کی راہ روک لی۔ اس سے بنیادی اجتماعی فائدہ یہ پہنچا کہ مسلمانوں میں اسلامیات سے دماغی شغف کا رشتہ مقابلتاً مضبوط ہو گیا۔

☆...... وقت کے نامور علماء کو شاہ جی کی ان

دینی خدمات کا ہمیشہ اعتراف رہا۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا: ''شاہ ان کی باتیں تو عطاء الٰہی ہوتی ہیں۔''

☆......مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا ارشاد تھا: ''شاہ جی آپ تو اسلام کی مشین ہو۔''

☆......مولانا آزادؒ نے کہا: یہ پورا دوران کا شکر گزار ہے۔

☆......مفتی کفایت اللہ دہلویؒ فرماتے تھے: عطاء اللہ شاہ علماء کی آبرو ہیں۔

☆...... علامہ انور شاہؒ نے تو آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

بے مثال ساحر:

مولانا محمد علی کے زیر صدارت ۱۹۲۶ء میں ایک جلسہ عام دہلی دروازہ لاہور کے باغ میں منعقد ہوا۔ اس جلسے کے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے مولانا نے ''ہمدرد'' میں لکھا:

''کامیابی کا سہرا اس بے مثال مقرر کے سر ہے جن کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری ہے۔ ان کی قرآن خوانی' ان کی اردو' ان کی پنجابی' ان کی متانت' ان کی ظرافت غرض ہر چیز نے سامعین کو مسحور کیے رکھا۔ لوگوں کا تقاضا تھا کہ شاہ صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں۔ شاہ صاحب بھی تیار تھے مگر میرے کہنے سے انکار کر دیا۔ جلسہ غالباً دو بجے شب ختم ہوا' ورنہ وہیں صبح ہو جاتی۔''

''زمیندار'' میں بھی مولانا کے ان تاثرات کا خلاصہ چھپا تھا۔ مولانا محمد علی نے فرمایا: ''شاہ جی! تم نے لوگوں پر جادو کر دیا تھا' وہ تمہاری تقریر سے اتنے بے خود تھے کہ تم ان سے کوئی غلط کام کرانا چاہتے تو وہ فوراً کر بیٹھتے۔''

☆☆

ختم نبوت کا عقیدہ

ایمان بالرسالت کی روح ہے

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:

''گزشتہ ایک صدی سے مسلمان مسلسل جس زوال اور ناکامی سے دوچار ہوتے چلے آ رہے ہیں' اس کی بنیادی وجہ اس تعلق کی کمزوری ہے جو انہیں ایسے ہادی اور رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عملاً ہونا چاہیے تھا۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے اس تعلق میں کمزوری کے جہاں اور اسباب ہیں' وہاں سب سے بڑا اور اہم سبب ایسے خیالات' نظریات وتحریکوں کا ابھرنا ہے جن کی زد ختم نبوت کے عقیدہ پر پڑتی ہے۔ ختم نبوت کے عقیدہ کی کمزوری' حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مسلمان کے تعلق ایمانی کو کمزور بنا ڈالتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے برصغیر پاک و ہند میں ختم نبوت کے مسئلہ پر مسلمانوں میں ذہنی انتشار برپا کیا گیا' اس وقت سے ہی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے عملی تعلق کی پختگی میں دراڑ پڑنا شروع ہوگئی اور آج ساری امت اسی صدمہ سے نڈھال ہے۔

سیرت مبارکہ کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین پر زیادہ سے زیادہ زور دیا جائے اور ختم نبوت کے عقیدہ کے کسی بھی گوشہ کو دھندلانہ پڑنے دیا جائے۔

پاکستان میں اسلام کی بقا اور خود پاکستان کے وجود کے لئے بھی ختم نبوت کا عقیدہ بنیاد کا درجہ رکھتا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تکمیل کا آخری پتھر بھی ختم نبوت کا مقام ہے۔

ایمان بالرسالت' ختم نبوت کے عقیدہ سے تکمیل کو پہنچتا ہے۔ اس کے بغیر نہ ایمان سلامت رہ سکتا ہے' نہ اسلام۔''

(ماخوذ از ترجمان اسلام)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

آخری قسط

کلمہ طیبہ اور قادیانی

ذہنی ارتقاء:

یہ بھی کہا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا..... اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے، نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔"

(ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶ اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

محمد عربی کا کلمہ پڑھنے والے کافر:

جب قادیانی عقیدہ یہ ٹھہرا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی شان میں (نعوذ باللہ) محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے تو یہ بھی ضروری ہوا کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان نہ ہوں، گویا مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر یہ کلمہ طیبہ: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" باطل ٹھہرے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"اب معاملہ صاف ہے۔ اگر نبی کریم کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہئے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں، جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ، اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۴۶، ۱۴۷ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰ از مرزا بشیر احمد ایم اے)

"تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔" (محمد علی لاہوری قادیانی منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۲۴۰)

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۳۵ از مرزا محمود احمد قادیانی)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں، یہ دین کا معاملہ ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔"

(انوار خلافت ص ۹۰ از مرزا محمود احمد قادیانی)

قادیانی کلمہ:

اور یہ بھی ضروری ہوا کہ قادیانی کلمہ: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں مرزا غلام احمد قادیانی کو داخل کیا جائے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

"ہاں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے آنے سے (کلمہ کے مفہوم میں) ایک فرق ضرور پیدا ہو گیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت سے پہلے تو "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت کے بعد "محمد رسول اللہ" کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہو گئی۔ لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا کلمہ باطل نہیں

ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے (کیونکہ زیادہ شان والا نبی مرزا غلام احمد قادیانی اس کے مفہوم میں داخل ہوگیا۔ ہاں مرزا کے بغیر یہ کلمہ مہمل بے کار اور باطل رہا اسی وجہ سے مرزا کے بغیر اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر بلکہ پکے کافر ٹھہرے...... ناقل) غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی آمد نے ''محمد رسول اللہ'' کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کردی ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۵۸ مولفہ مرزا بشیر احمد قادیانی)

الغرض قادیانی مذہب میں کلمہ کے الفاظ تو وہی باقی رکھے گئے ہیں جو الفاظ مسلمانوں کے کلمہ کے ہیں مگر قادیانی عقیدے نے کلمہ کا مفہوم تبدیل کرلیا، مسلمانوں کے کلمہ میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد محمد عربی ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قادیانی کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد بعثت ثانیہ کا بروزی مظہر مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''علاوہ اس کے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریم کا اسم مبارک اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے: "صار وجودی وجودہ" نیز: "من فرق بینی وبین المصطفی فما عرفنی ومارای" اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا، جیسا کہ آیت آخرین منہم سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے، جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی...... فتدبروا۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۵۸)

نبوت محمدیہ منسوخ:

مندرجہ بالا حوالوں پر غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ قادیانی، مرزا غلام احمد کو صرف نبی اور رسول ہی نہیں سمجھتے، بلکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ''محمد رسول اللہ'' کا ظہور اکمل سمجھ کر اس کا کلمہ پڑھتے ہیں، اور چونکہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے ان کے نزدیک کافر ہیں، اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ منسوخ ہے۔

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو قادیانیوں کے نزدیک...... بہائیوں کی طرح...... محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا دور بھی ختم ہوچکا ہے اور اب وہ عملاً منسوخ ہوچکی ہے کیونکہ قادیانی عقیدے کے مطابق اب صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی ہی مدار نجات ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''ان کو کہہ! کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تاکہ خدا بھی تم سے محبت کرے۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام حقیقت الوحی ص ۸۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۵۲ء روحانی خزائن ص ۸۵ ج ۲۲ نیز دیکھئے تذکرہ طبع دوم صفحات: ۳۶، ۶۲، ۸۱، ۱۸۲، ۲۰۵، ۲۷۷، ۳۶۰، ۳۶۳، ۳۷۸، ۳۹۵، ۳۹۵، ۶۳۰، ۶۳۴)

خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا جیسا کہ فرمایا:

''سلام علی ابراہیم صافیناہ ونجیناہ من الغم واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی...... یعنی سلام ہے ابراہیم پر (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دے دی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنی کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۷ روحانی خزائن ص ۴۲۰ ج ۱۷)

''اور یہ بھی فرمایا کہ "واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی" یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنی ہیں کہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۳۸ روحانی خزائن ص ۴۲۰، ۴۲۱ ج ۱۷)

''ایسا ہی یہ آیت: واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوجائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۳۱ مطبوعہ قادیان روحانی خزائن ص ۴۲۱ ج ۱۷)

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے

اور نبی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا...... اب دیکھو! خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا' جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۷ روحانی خزائن ص ۴۳۵ حاشیہ ج ۱۷)

جب مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت' تعلیم' وحی اور تجدید شدہ شریعت کی پیروی تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہری تو اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اب صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت وتعلیم اور آپ کی وحی مدار نجات نہیں۔ گویا مرزا قادیانی کے آنے سے یہ سب کچھ بے کار' معطل اور منسوخ ہوگیا۔

مردہ اسلام:

یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر دین اسلام مردہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''غالباً ۱۹۰۶ء میں خواجہ کمال الدین صاحب کی تحریک سے اخبار وطن کے ایڈیٹر کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب نے ایک سمجھوتا کیا کہ ریویو آف ریلیجز میں سلسلہ کے متعلق کوئی مضمون نہ ہو' صرف عام اسلامی مضامین ہوں اور وطن کے ایڈیٹر رسالہ ریویو کی امداد کا پروپیگنڈا اپنے اخبار میں کریں گے' حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تجویز کو ناپسند فرمایا اور جماعت میں بھی عام طور پر اس کی بہت مخالفت کی گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کیا مجھے چھوڑ کر تم مردہ اسلام دنیا کے سامنے پیش کروگے؟'' (ذکر حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق قادیانی ص ۱۴۶ طبع اول قادیان)

''ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو (جیسا کہ دین اسلام' ناقل) وہ مردہ ہے۔ یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا' اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں! آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے۔''
(ملفوظات مرزا جلد ۱۰ ص ۱۲۷ مطبوعہ ربوہ)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کی تجویز پر ۱۹۰۵ء میں ایڈیٹر اخبار وطن نے ایک فنڈ اس غرض سے شروع کیا تھا کہ اس سے ریویو آف ریلیجز کی کاپیاں بیرونی ممالک میں بھیجی جائیں' بشرطیکہ اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام نہ ہو مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کردیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام پیش کروگے؟ اس پر ایڈیٹر صاحب وطن نے اس چندے کے بند کرنے کا اعلان کردیا۔'' (اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳۲' ۱۹/اکتوبر ۱۹۲۸ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۴۵۸)

لعنتی' شیطان اور قابل نفرت:

قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے بغیر دین اسلام محض قصوں' کہانیوں کا مجموعہ' لعنتی' شیطانی اور قابل نفرت ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

''وہ دین' دین نہیں اور نہ وہ نبی' نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ (یعنی نبوت' ناقل) سے مشرف ہوسکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھلاتا ہے کہ صرف چند منقولی باتوں پر (یعنی شریعت محمدیہ پر جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے' ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے...... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸' ۱۳۹ روحانی خزائن ص ۳۰۶ ج ۲۱)

''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں' صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے' جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا (دریں چہ شک؟ ناقل) میں ایسے مذہب کا

نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳ روحانی خزائن ص۳۵۴ ج۲۱)

یہ ہے قادیانی مذہب کی حقیقت کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانو تو ٹھیک، ورنہ مذہب اسلام کو مردہ، لعنتی، شیطانی اور قابل نفرت کی گالی دی جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت سے بھی انکار کردیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو عقل و ایمان سے محروم نہ فرمائیں۔

قادیانی گستاخیاں:

۱:...... "سوال نمبر۵: ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کردیتے ہیں، حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گگنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔" (ملفوظات احمدیہ جلد نہم ص۴۵۹)

۲:...... "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب...... عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔" (مرزا غلام احمد قادیانی کا مکتوب الفضل قادیان ۲۲/فروری ۱۹۲۴ء)

۳:...... "ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے کسی کو بہت، کسی کو کم، مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو تو جب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کرلیا اور اس قابل ہوگیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لاکھڑا کیا۔" (کلمۃ الفصل ص۱۱۳)

۴:...... "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل قادیان ۱۷/جولائی ۱۹۲۲ء)

۵:...... "مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔"

(مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۱ تا ۲۴)

۶:...... "ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے، پس علاج کے لئے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کردی جائے، میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کرکے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسرا افیونی۔"

(نسیم دعوت ص ۶۹ روحانی خزائن ص۴۳۴، ۴۳۵ ج۱۹)

۷:...... "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات احمدیہ جلد دوم ص۱۴۲ طبع ربوہ)

۸:...... "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ ص ۹ روحانی خزائن ص۲۱۳ حاشیہ ج۱۸)

۹:...... "قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی ام (ماں) قرار دیا ہے...... جو بار بار یہاں (قادیاں) نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے، پس جو قادیاں سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا، تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے، پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا؟ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟" (حقیقت الرؤیا ص ۴۶)

☆☆............☆☆

دفتر ختم نبوت کا قیام

میرپور خاص (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں مدینہ مسجد شاہی بازار میں دفتر ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے نائب امیر مولانا شبیر احمد کرنالوی نے کہا کہ ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان ومال قربان کردیں گے، مگر قادیانیوں کو اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے، قادیانیوں کا تعاقب ہر محاذ پر جاری رہے گا۔ تقریب کا آغاز مولانا مفتی منیر احمد طارق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا فیض اللہ، مولانا عبداللہ، مولانا عبدالقادر شاہ، مولانا محمد یامین، حافظ عمران الحق اور مولانا حفیظ الرحمن بھی موجود تھے۔

کیا ہم مستقبل کی طرف نہیں دیکھ رہے؟

معروف کالم نگار ایاز امیر نے گزشتہ دنوں قادیانیوں کی حمایت میں ایک مضمون لکھا' جس کا تجزیہ جناب میاں محمد سعید آغا نے کیا۔ زیر نظر تحریر موصوف کے اسی تجزیہ پر مشتمل ہے۔

مورخہ ۲۳/ جون ۲۰۰۲ء کو ملتان سے شائع ہونے والے اخبار "خبریں" میں مہمان کالم کے عنوان سے کالم نگار ایاز امیر کا مضمون پڑھا جس کا عنوان تھا: "مستقبل کی طرف دیکھیں۔" یہ ان کے انگریزی کالم کا اردو ترجمہ ہے۔

موصوف نے ملکی و غیر ملکی اعلیٰ ترین عدالتوں' ملک کی اعلیٰ ترین پارلیمنٹ یعنی قومی اسمبلی (جو کہ اب تک آنے والی تمام اسمبلیوں میں دھاندلی کے الزام سے پاک اور غیر متنازعہ تھی) میں متفقہ طور پر تسلیم شدہ مسئلے کو چھیڑنے کی کوشش کی ہے (یعنی قادیانی جماعت جو اپنے آپ کو احمدی "مسلمان" اور دوسرا فرقہ جو اپنے آپ کو لاہوری "مسلمان" کہلواتا ہے' کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں)۔

عرض یہ ہے کہ جناب خود تضاد بیانی کا شکار ہیں' آپ کی اپنی تحریر گواہ ہے کہ آپ کو علم ہی نہیں کہ قادیانی پیروکار ایک فرقہ ہے یا مذہب ہے؟ آپ لکھتے ہیں کہ: "مگر اس آرڈر میں ووٹروں کی شناخت کے لئے احمدی' "فرقے" سے تعلق رکھنے والوں کے لئے ایک علیحدہ کالم رکھا گیا ہے"۔ آگے لکھتے ہیں کہ: "کوئی بھی شخص جس پر احمدی ہونے کا شک ہوگا یا الزام ہوگا" اس سے آگے آپ فرماتے ہیں کہ: "جو مسلمان سخت نظریات رکھتے ہیں میں ان سے یہ بات کہنا چاہوں گا کہ کسی شخص کی مذہبی شناخت اس وقت برمحل ہوتی ہے جب مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخابی فہرستیں بنائی جائیں۔"

پہلے فقرے میں آپ قادیانیوں کو ایک فرقہ کہہ رہے ہیں اور بعد میں اسے کسی شخص کی "مذہبی" شناخت کہہ رہے ہیں۔ جناب عالی! فرقے اور مذہب میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ مسلمانوں کا یہی تو اختلاف ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کہتے

میاں محمد سعید آغا

ہیں اور مسلمان بوجوہ مسلمہ ان کو اسلام سے الگ گروہ سمجھتے ہیں۔ قادیانی اگر ہم مسلمانوں کا یہ موقف جو کہ قومی اسمبلی میں قانون کے طور پر پاس ہو چکا ہے' اعلیٰ ترین ملکی و غیر ملکی عدالتوں میں درست تسلیم ہو چکا ہے' اسے مان کر اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تو کوئی جھگڑا ہی نہیں رہتا اور پھر ریوائزنگ اتھارٹی کسی کو بلا کر کسی فارم پر دستخط نہیں کروائے گی اور ہم سب مسلمان مستقبل کی طرف دیکھیں گے۔

آپ کا کالم انگریزی سے ترجمہ ہو کر مذکورہ اخبار میں چھپا' تو ظاہر ہے کہ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور اچھی خاصی انگریزی تعلیم رکھتے ہیں مگر معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ دین اسلام کے بارے میں آپ کی معلومات انتہائی ناقص ہیں۔ مجھے ہرگز ہرگز عالم دین ہونے کا دعویٰ نہیں ہے صرف قادیانیت کے بارے میں ایک مسلمان کو جتنی معلومات ہونی چاہئیں شاید اس کا کچھ حصہ مجھے حاصل ہو۔ آپ کے اس فقرے سے کہ: "جو مسلمان اس معاملے میں سخت نظریات رکھتے ہیں" عیاں ہوتا ہے کہ آپ کو قادیانیت کے بارے میں معلومات نہیں ہیں ورنہ آپ بھی دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کی طرح اس معاملے میں سخت نظریات ہی رکھتے۔

یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ قادیانیت اسلام سے الگ ایک نیا مذہب ہے' کوئی فرقہ نہیں ہے' اس کے علاوہ صورت حال یہ ہے کہ قادیانیت کا مقابلہ تو دوسرے مذاہب سے بھی نہیں کیا جاسکتا' کیوں کہ دنیا میں کوئی عیسائی' ہندو' سکھ' پارسی' بدھ مت یا کسی بھی اور مذہب کا ماننے والا اپنے مذہب کو چھپاتا نہیں بلکہ فخر سے ظاہر کرتا ہے' دنیا میں قادیانیت واحد مذہب ہے جس کا پیروکار اپنے مذہب کو خود چھپا کر مسلمان کہلواتا ہے اور اس بات کو آپ نے خود بھی تسلیم کیا

ہے اسی لئے آپ نے لکھا ہے کہ: ''جس پر احمدی ہونے کا شک ہوگا یا الزام ہوگا'' محترم! شک یا الزام اسی شخص پر ہوتا ہے جو اس امر کا انکاری ہو۔ پاکستان میں ایک بڑی تعداد عیسائیوں' ہندوؤں' سکھوں' پارسیوں اور دیگر مذاہب کی موجود ہے' کسی کے لئے بھی کوئی فارم پُر نہیں کروایا جاتا' اس لئے کہ یہ تمام لوگ اپنے مذہب کا برملا اظہار کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا گوارہ نہیں کرتے اور اس کے برعکس قادیانی ملکی قوانین' اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں اور تمام اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کرتے اور چھپ کر مسلمانوں کی فہرستوں میں اپنا نام لکھوا رہے ہیں۔

یہودیت' عیسائیت سے الگ مذہب ہے کیونکہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا پیغمبر نہیں مانا' عیسائیت اسلام سے الگ ہے' کیونکہ عیسائیوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر نہیں مانا' اب چونکہ ہم مسلمان' مرزا قادیانی کو اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا پیغمبر یا نبی تسلیم نہیں کرتے' اس لئے اسلام ایک الگ مذہب ہے اور مرزا قادیانی کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا نبی تسلیم کرنے والے قادیانی ایک الگ مذہب کے ماننے والے ہیں جس کا قادیانیوں کو خود بھی اقرار ہے' اور وہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں' اس سلسلے میں آپ کو آنجہانی ظفر اللہ سابق وزیر خارجہ پاکستان کا ۱۹۴۸ء میں کہا گیا وہ فقرہ ضرور یاد ہوگا جب انہوں نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور کہا تھا کہ: ''مجھے آپ ایک کافر ملک کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان ملک کا کافر وزیر۔''

موقع محل نہیں ہے کہ میں اس وقت اسلام کی سچائی اور قادیانیت کے جھوٹا ہونے پر بحث کروں' یہ بحث بہت ہو چکی اور فیصلے بھی ہو چکے' پھر میں کوئی عالم دین ہونے کا دعویٰ بھی نہیں رکھتا' لہٰذا اس وقت صرف بحث یہ ہے کہ ووٹر لسٹوں میں قادیانیوں کو الگ کرنے کے لئے حلف نامے کی ضرورت کیوں پیش آئی تھی۔

جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم یعنی کافر تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور غیر مسلم ہوتے ہوئے بھی اپنا نام دھوکے سے مسلمانوں کی لسٹوں میں لکھوا رہے تھے' لہٰذا یہ امر دین اسلام میں ''ملاوٹ'' ہے۔ تمام مہذب معاشروں میں ملاوٹ ایک سنگین جرم ہے۔ کیا آپ برداشت کریں گے کہ آپ کے ملک میں سر عام کھانے پینے کی چیزوں میں' دواؤں میں یا کسی بھی استعمال کی چیز میں ملاوٹ ہو؟ اور کیا آپ اس ملاوٹ کے خلاف اس معاملے میں سخت نظریات نہیں رکھیں گے؟ اگر یہ بات درست ہے تو آپ اپنے دین میں کس طرح ملاوٹ برداشت کریں گے؟ اسلام کس کے نزدیک اچھا ہے یا برا؟ صحیح ہے یا غلط؟ یہ تیرہ سو سال سے دنیا میں موجود تھا اور اس کے ماننے والے اسے مانتے آرہے تھے' تیرہ سو سال بعد ایک شخص اٹھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ تیرہ سو سال سے جو اسلام کے نام پر مذہب چلا آرہا ہے وہ غلط ہے اور جو کچھ میں اسلام کے نام پر کہہ رہا ہوں وہ صحیح ہے تو سچ اور جھوٹ کی بحث میں پڑے بغیر عقل سب سے پہلی بات یہ کہے گی کہ تیرہ سو سال سے جو کچھ بھی اسلام کے نام سے موجود ہے اسی کا نام اسلام ہے' آج جو نئی بات یا نیا مذہب ایجاد کیا جا رہا ہے اس کا نام کچھ اور ہونا چاہئے' اس کا نام اسلام نہیں ہو سکتا۔ بس یہی عقلی بات قادیانی تسلیم کر لیں اور اپنے آپ کو اعلانیہ طور پر غیر مسلم تسلیم کر لیں تو نہ تو کسی پر قادیانی ہونے کا شک ہوگا اور نہ الزام لگے گا' کیونکہ جب چور' چوری تسلیم کر لے' قاتل قتل تسلیم کر لے تو پھر اس پر شک یا الزام نہیں ہوتا بلکہ مروجہ قانون کے مطابق سلوک ہوتا ہے' اور اگر ملاوٹ کرتے ہوئے پکڑا جائے تو شک بھی ہوگا اور الزام بھی لگے گا' اور حلفیہ بیان بھی دینا پڑے گا' باقی رہی کسی شخص کی مذہبی آزادی؟ تو کیا اس کے حق دار اس ملک کے مسلمان نہیں ہیں؟ کہ وہ اپنے مذہب اسلام کو خالص رکھیں اور ''ملاوٹ'' نہ ہونے دیں۔

ان گزارشات سے آپ کو شاید معلوم ہو جائے کہ یہ اقدام مذہب کو تماشا بننے سے روکنے کے لئے کیا گیا نہ کہ تماشا بنانے کے لئے' آپ جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کو صرف مذہبی رسومات تک محدود سمجھتا ہے اسی لئے نماز' روزہ' حج' پیدائش' تجہیز و تکفین اور شادی بیاہ کے علاوہ مولویوں کی خدمات کی طرف رجوع نہیں کرتا' حالانکہ اسلام ایک ایسا دین ہے' جو انسانی زندگی کو گزارنے کے تمام مراحل کا احاطہ کرتا ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

ایک اور ضمنی بات جو آپ کے کلام سے بجا طور پر ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو آپ امریکہ کے حالیہ اقدام کی مخالفت کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کی خواہش (یعنی قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کیا جائے) کی حمایت کرتے ہیں۔ اس سے آپ کا کیا مقصود ہے اور آپ اس سے کس طبقہ کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟

☆☆..............☆☆

اخبارِ ختمِ نبوت

اظہار تعزیت

کراچی (نمائندہ خصوصی) جامعہ انوار رحمت ساہیوال کے مہتمم حضرت مولانا حافظ سید نذر محمد مرحوم کے انتقال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر حضرت سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ العالی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا بشیر احمد اور دیگر رہنماؤں کی جانب سے ادارہ مرحوم کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور قارئین سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

اظہار تشکر

بھکر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی کی اہلیہ اور جماعتی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور کراچی دفتر ختم نبوت کے ناظم مالیات جمال عبدالناصر شاہد کی والدہ (جن کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا تھا) کی وفات پر پاکستان بھر سے جن حضرات نے تعزیت کی' ڈاکٹر دین محمد فریدی' مولانا محمد علی صدیقی' جمال عبدالناصر شاہد و دیگر برادران اس پر ان کے بے حد مشکور ہیں کہ ان حضرات نے ان کے غم کو بانٹنے کی کوشش کی اور انہیں تسلی و دلاسا دے کر ان کی ہمت بندھائی' اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو ان کے اس فعل پر اجر عظیم عطا فرمائے اور مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

انتقال پُر ملال

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے سیکریٹری اور مخلص متحرک کارکن جناب حاجی اللہ دتہ مجاہد کی جواں سال بیٹی گزشتہ دنوں کرنٹ لگنے سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں قاری مشتاق احمد رحیمی' مولانا قاری احسان اللہ رحیمی' حافظ عبداللطیف' محمد ریاض' محمد یونس بھٹی' قاری یحییٰ شاہ ہمدانی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' میاں محمد معصوم انصاری' چوہدری محمد اسحٰق ایڈووکیٹ' قاری عبدالسبحان' مولانا سرور قاسمی اور مولانا جاوید قصوری نے مرحومہ کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا۔

مولانا عبدالرزاق مجاہد کے تبلیغی دورے

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے گزشتہ دنوں دیپالپور' مصطفیٰ آباد' چونیاں' رائے ونڈ اور ضلع قصور کا دورہ کیا۔ اس دوران انہوں نے مختلف تبلیغی اجتماعات اور جماعتی اجلاسوں سے خطاب کرنے کے علاوہ جماعتی احباب سے ملاقات کر کے قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے انہیں آگاہ کیا۔ مولانا نے قصور کی مرکزی درس گاہ جامعہ رحیمیہ' ترتیل القرآن میں شعبہ حفظ و قرأت کا امتحان لیا اور سو فیصد طلباً کی کامیابی پر ادارہ کے مہتمم کو مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے طلباً و اساتذہ سے گفتگو کرتے ہوئے مولانا نے انہیں قادیانی فتنہ کی سازشوں سے آگاہ کیا اور اس حوالے سے طلباً کے جذبات کو بیدار کیا۔ مولانا مجاہد نے کہا کہ جب تک یہ فتنہ باقی ہے' انشاء اللہ ختم نبوت کے پروانے اس کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر ایک اجلاس امیر مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں قصور شہر کے علماً کی گرفتاری کی مذمت کی گئی اور انتظامیہ سے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں قصور میں ۵/ستمبر کو منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔ کانفرنس میں انشاء اللہ العزیز شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور ممتاز شاعر سید سلمان گیلانی کی آمد متوقع ہے۔ اجلاس میں حاجی اللہ دتہ مجاہد' میاں محمد معصوم انصاری' قاری احسان اللہ رحیمی' قاری مشتاق احمد رحیمی' قاری سیف اللہ سمیت بہت بڑی تعداد میں جماعتی احباب شریک ہوئے۔

امیر ختم نبوت قصور کی رہائی

قصور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی کو جنہیں

گزشتہ دنوں غلط فہمی کی بنیاد پر پولیس نے گرفتار کرلیا تھا بحمد اللہ باعزت طریقے سے رہا کردیا گیا۔

صدمۂ وصال

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص ساتھی جناب حمید انور کے والد گرامی چوہدری محمد حسن فرنیچر والے اور حافظ اللہ دتہ جوئیہ والے کے والد گرامی کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ دریں اثناء جماعتی کارکن راؤ ریحان کے والد گرامی راؤ محمد اقبال جو دیندار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے بھی گزشتہ دنوں انتقال کرگئے۔ ان کی نماز جنازہ مرکزی قبرستان میں ادا کی گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مولانا عبدالرزاق مجاہد نے نمائندگی کرتے ہوئے جنازے میں شرکت کی اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اللہ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

بخاری لائبریری کا قیام

نوکوٹ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں نوکوٹ کی مسجد صدیقیہ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی یاد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعلق رکھنے والے احباب نے بخاری لائبریری قائم کی جس کے افتتاح کے سلسلہ میں ۲۸/ جولائی بروز اتوار بعد نماز عشاء ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں ضلع میرپور خاص کے معروف خطیب مولانا محمد عبداللہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی بیان کیا۔ کثیر تعداد میں عوام نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس پروگرام میں خصوصی طور پر مولانا مفتی منیر احمد طارق' حافظ محمد یامین' مولانا عبدالغفار نے میرپور خاص سے کنری سے جناب ماسٹر عبدالرشید' جناب محمد سہیل' مولانا ضیاء الرحمن' مولانا محمد یونس ڈگری والے' مقامی علماء کرام میں سے مولانا محمد فاروق' قاری ہدایت اللہ' قاری محمد رمضان' مولانا سعید عالم' مولانا محمد عظیم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوکوٹ کے رہنما محمد سرور آرائیں' حاجی بشیر احمد اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ پروگرام کا اہتمام جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب مولانا عبدالستار آرائیں' جناب نبی احمد اور دیگر احباب نے کیا۔

سانحۂ ارتحال

نوکوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوکوٹ کے رہنما جناب محمد سرور آرائیں کی اہلیہ گزشتہ دنوں ہارٹ اٹیک سے انتقال کرگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا محمد فاروق نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا عبدالستار آرائیں کے ہمراہ جناب محمد سرور کی اہلیہ کے انتقال پر ان سے تعزیت کی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔ دریں اثناء نوکوٹ کے معروف عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے معاون مولانا محمد حسن کبوہ کی والدہ بھی گزشتہ دنوں انتقال کرگئیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا محمد حسن کبوہ سے ان کی والدہ کے انتقال پر تعزیت کی۔

مولانا محمد علی صدیقی کا دورۂ نوکوٹ

نوکوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے گزشتہ دنوں نوکوٹ' ٹنڈو جان محمد اور فضل بھمرو کا تفصیلی دورہ کیا۔ مولانا نے جامع مسجد صدیقیہ فضل بھمرو میں بعد نماز عشاء درس قرآن بھی دیا۔ بعدازاں انہوں نے علاقہ کے تمام جماعتی احباب سے ملاقات کی۔

یقین — علم کی اہمیت

ہے۔ خیر اس دفعہ خدا نے تجھے بخش دیا۔ اگر آئندہ ایسا جرم کرے گا تو اپنے کئے کی سزا پائے گا۔ قاضی کے فرزند نے جواب دیا بغیر توبہ کے بخشش کیسی؟ ابھی میں گناہ سے دور نہیں ہوا اور توبہ نہیں کی اور تو کہتا ہے کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے' تو کون ہے جو ایسے بڑے بول بولتا ہے؟ شیطان نے جواب دیا میں جبرائیل ہوں۔ قاضی کے فرزند نے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ جبرائیل سوائے نبی کے کسی کے پاس نہیں آتے' تیرا مکر مجھ پر نہیں چل سکتا تو یقیناً شیطان لعین ہے' یہ کہہ کر لاحول پڑھی' شیطان گدھا بن کر وہاں سے بھاگ گیا' اور اپنے چیلوں سے کہا کم علم پرہیزگار پیرومرشد بنا بیٹھا تھا۔ اس لئے میں اس کو تمام شہر میں ذلیل وخوار کرسکا' اور قاضی کا یہ لڑکا چونکہ پڑھا لکھا تھا اس لئے میرا مکر اس پر نہ چل سکا۔'' (پند دل بند بحوالہ تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول ۴۵ تا ۴۷)

دنیا والو! توجہ سے سنو! دل کے خلوص کے ساتھ عمل کرو۔ شیطان تم کو علماً کی مجلس سے روکے گا اور دینی مدارس اور مساجد سے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ خبردار! دینی مدارس دین اسلام کے پل اور قلعے کی حیثیت رکھتے ہیں' ان کے ساتھ محبت کرنا' تعاون کرنا' ہر مسلمان کا فرض ہے' عبادت جان کر ان کی خدمت کریں' یہی چیز کل کام آئے گی۔ شیطان ازل سے ہمارا دشمن ہے اور اب دینی مدارس کے خلاف لوگوں کو تیار کررہا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس کے شر سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

پہلی سی وہ سحر نہیں

خلیل احمد ثاقب قریشی

قتل بشر ہوا کرے کوئی بشر بشر نہیں
دل میں اگر خلوص کا اس کے کوئی شرر نہیں

مہر و وفا کے نام سے انجام وہ نہیں مگر
ظلم و ستم کے سامنے ان کا کہیں گزر نہیں

پھونک دی کتنی بستیاں درد سے چیخ اٹھا نہ کیوں
کیسا ہے وہ بشر اگر اس کو خدا کا ڈر نہیں

تیور بدل گئے ہیں کیوں پھیری نگاہ کس لئے
کارگہ حیات میں محفوظ کوئی گھر نہیں

پھولوں بھری وہ رہ گزر جس پہ کہ چل رہے ہو تم
کیسے کہوں عزیز من اپنی وہ رہ گزر نہیں

ڈھایا ہے خود مکین نے اپنا مکان جان کر
کہتے ہیں لوگ تم بھی تو کیا ہے یہ خبر نہیں

دیکھا کئے ہیں جس طرح جلتا ہوا وہ آشیاں
آج بھی دل پہ ہے اثر تاب بیاں مگر نہیں

تیری جفا مجھے گلہ کیا ہے وفا بتاؤ تو
ہے کون سی ادا تری جس میں فساد و شر نہیں

جس میں نہ کچھ مٹھاس ہو جس میں نہ ہو کرم کی بو
ایسی زباں زباں نہیں ایسی نظر نظر نہیں

دھیرے ہی دھیرے سمٹ گئیں رعنائیاں جہان کی
پہلی سی شام اب کہاں پہلی سی وہ سحر نہیں

رنگ و نسب کا امتیاز ذہنوں پہ جب سے چھا گیا
یہ زندگی کا کارواں راہوں میں بے خطر نہیں

عیش و طرب کی چھاؤں میں بھٹکی ہوئی ہے زندگی
انسانیت نہ آئے گی دولت غم اگر نہیں

ذوق عمل سے کاش تم ہوتے خلیل آشنا
دل میں ہے جو بھی موجزن کرنے کو وہ ہنر نہیں

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

تاریخ کا اعلان جلد
کر دیا جائے گا

سالانہ دو روزہ

عظیم الشان ختم نبوت ﷺ کانفرنس

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرتِ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختمِ نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمتِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ
- اتحادِ اُمت

زیرِ صدارت

مخدوم المشائخ
حضرت مولانا
خواجہ
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر
علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب
فرمائیں گے۔ اہلِ اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت
مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔
انشاء اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان — 061/514122
چناب نگر — 04524/212611